حدیثِ پاک سے وُضو کا طریقہ، وُضو کے
فضائل و مسائل کا مستند بیان

اَلْوُضُوْ

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی مجلسِ رضا
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

حدیث پاک سے وضو کا طریقہ، نیز وضو کے فضائل و مسائل کا مستند بیان

اَلوُضُوْء

مؤلف

علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی مجلس رضا، لاہور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

بیادِ مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ محمد احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

(سلسلہ اشاعت نمبر ١٦)

نام کتاب	--------	اَلْوُضُوْءِ
موضوع	--------	طہارت
مؤلف	--------	علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
تصحیح	--------	پروفیسر سیّد سرفراز شاہ صاحب
کمپوزنگ	--------	ورڈز میکر لاہور
صفحات	--------	٣٢
تاریخ اشاعت	--------	اپریل ٢٠١٦ء جمادی الآخری ١٤٣٧ھ
تعداد	--------	دو ہزار
ناشر	--------	مرکزی مجلس رضا، لاہور
قیمت	--------	30/- روپے

﴿شائقین مطالعہ 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کرسکتے ہیں﴾

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس رضا

١- مسلم کتابوی، گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور
٢- 19-B جاوید پارک، شادباغ، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْوَرَاءِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْبَرَرَۃِ الْاَتْقِیَاءِ

اصطلاحات فقہ

سوال: طہارت کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: طہارت اس پاکی کا نام ہے جو ہر قسم کی نجاست سے انسان کو قابل نماز بنا سکے اس لئے کہ بغیر طہارت نماز ہی نہیں ہوتی۔ قصداً بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر بتاتے ہیں یہ دو قسم پر ہے۔

ایک طہارت کبریٰ، دوسری طہارت صغریٰ

سوال: صغریٰ اور کبریٰ طہارتوں کی کیا تعریف ہے؟

جواب: طہارت کبریٰ غسل ہے اور صغریٰ وضو

سوال: حدث[1] کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: دو قسم ایک حدثِ اکبر ایک حدثِ اصغر

سوال: ان کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جن باتوں سے وضو کرنا ضروری ہو جائے وہ حدثِ اصغر ہے اور جس سے غسل فرض ہو جائے وہ حدثِ اکبر۔

سوال: فرض کی بھی کچھ اقسام ہیں یا نہیں؟

---

[1] (حَ-دَ-ث) وضو ٹوٹ جانا۔

جواب: فرض دو قسم کا ہے۔ ایک فرض اعتقادی دوسرا فرض عملی۔

سوال: فرض اعتقادی کیا ہے اور فرض عمل کیا' اسے بھی بتا دیں؟

جواب: فرض اعتقادی وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی اس طرح ثابت ہو کہ اس کی دلیل میں کوئی شبہ نہ ہو اور فرض عملی وہ ہے جس کا ثبوت اس درجہ کا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں بحکم دلائل شرعیہ جزم ہو، کہ بغیر اس کے کئے آدمی بری الذمہ نہ ہو سکے۔

سوال: فرض اعتقادی اور فرض عملی کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرض اعتقادی کا منکر احناف کے اماموں کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر بلاعذر صحیح شرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق مرتکب کبیرہ و مستحق عذاب ہے۔ جیسے نماز پنجگانہ رکوع سجدہ وغیرہ اور فرض عملی کا یہ حکم ہے کہ بغیر اس فرض کے ادا کئے وہ عبادت باطل و کالعدم ہوگی اور اس کا بے وجہ انکار گمراہی اور فسق ہے مگر وہ جو دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے اور بدلیل شرعی انکار کرتا ہے' تو گناہ نہیں۔ جیسے ائمہ مجتہدین کے باہمی اختلاف کہ ہمارے امام چوتھائی سر کے مسح کو فرض بتا رہے ہیں۔ امام شافعی ایک بال کا مسح کافی کہہ رہے ہیں اور امام مالک تمام سر کا۔ یا جیسے ہمارے امام کے نزدیک وضو میں بسم اللہ پڑھنا سنت اور نیت وضو بھی مسنون ہے مگر امام شافعی اور امام احمد حنبل کے یہاں فرض ہے۔ علاوہ ازیں بہت سی مثالیں ہیں۔

سوال: تو ایسی صورت میں ہم کس حکم پر عمل کریں؟

جواب: فرض عملی میں ہر شخص اسی کی پیروی کرے گا جس کا وہ مقلد ہے۔ اپنے امام کے خلاف بلاضرورت شرعی دوسرے امام کی پیروی ناجائز ہے۔

سوال: جس طرح فرض کی دو اقسام ہیں کیا واجب کی بھی اقسام ہیں؟

جواب: ہاں واجب اعتقادی دوم واجب عملی

سوال: ان کی کیا تعریف ہے۔ اور ان کا حکم بھی ساتھ ہی بتا دیں؟

جواب: واجب اعتقادی اُسے کہتے ہیں جس کی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو اور درحقیقت فرض عملی اور واجب عملی اسی کی دو اقسام ہیں اور واجب عملی وہ واجب اعتقادی ہے جسے ادا کئے بغیر بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو لیکن ظن غالب اسی طرف ہو کہ اس کا ادا ہونا ضروری ہے اگر کسی عبادت میں اس کا ادا کرنا ہو تو وہ عبادت اس کے بغیر ناقص رہے گی لیکن ادا ہو جائے گی باطل نہ ٹھہرے گی۔ اس میں مجتہد شرعی دلیل سے اس کا انکار کر سکتا ہے۔ عوام کے لئے کسی واجب کا ایک بار قصداً ترک کرنا گناہ ہے۔ اگرچہ صغیرہ ہے مگر چند بار ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

سوال: سنت کی کتنی قسم ہیں؟

جواب: دو۔ سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ۔

سوال: ان کی کیا تعریف ہے اور کیا حکم' دونوں بتا دیں؟

جواب: سنت مؤکدہ وہ ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ صرف بیان جواز کے لئے کبھی ترک فرمایا ہو یا وہ سنت مؤکدہ ہے جس کے ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر ترک کرنے کی مخالفت نہ کی ہو۔ اس کا ترک کرنا اساءت[1] ہے اور ادا کرنا ثواب اور کبھی ترک ہو جائے تو مستحق عتاب اور ترک کی عادت کر لینے پر مستحق عذاب ہے۔ اور سنت غیر مؤکدہ وہ ہے جو شرعی حیثیت سے اس قدر محبوب ہو کہ شرع اس کے ترک کو ناپسند کرے مگر کوئی ترک کر دے تو اس کے لئے وعید عذاب نہ ہو۔ عام اس سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت کی ہو یا نہ کی ہو اس کا کرنا ثواب نہ کرنا موجب عتاب نہیں۔

سوال: مستحب کسے کہتے ہیں؟

---

۱ نہایت بُرا فعل۔ ۱۲۔

جواب: مستحب وہ فعل ہے جو بنظر شرعی پسندیدہ ہو اور نہ کرنے پر کوئی سزا نہ ہو۔

سوال: بعض کہتے ہیں کہ مستحب وہ ہے جسے حضور نے کبھی کبھی خود کیا اور اکثر چھوڑا؟

جواب: عام اس سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا یا کرنے کی ترغیب دی یا علماء کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر ہو یا نہ ہو۔ اس قسم کے ہر فعل کو مستحب کہیں گے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ کرنے والا مستحق ثواب اور نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔

سوال: مباح کیا چیز ہے؟

جواب: مباح وہ ہے جو عفا اللہ عنہا کے تحت میں ہے یعنی اس کے نہ کرنے یا کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ وہ معاف ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے جیسے چینی کے برتن میں کھانا۔ اقسام اقسام کے اُونی سوتی کپڑے پہننا۔ چمچ سے کھانا۔ چھپے ہوئے (Printed) دستر خوان بچھانا۔ ان پر رنگ رنگ کی پینٹیں لگانا۔ وغیرہ وغیرہ ہمچو قسم مباح ہے۔

سوال: خلاف اولیٰ مکروہ تنزیہی اساءت مکروہ تحریمی، حرام قطعی ان سب کی تعریفیں اور حکم بھی بتادیں۔

جواب: خلاف اولیٰ تو ظاہر ہے کہ جس فعل کا نہ کرنا بہتر ہو اور کرے تو گناہ نہ ہو اسے کہتے ہیں۔ اگرچہ اس کی تعریفیں متعدد طریقہ پر ہیں مگر سب کا لُبِ لُبَاب یہی ہے۔

مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس کا کرنا شرعاً مذموم ہو لیکن کرنے والے پر عتاب اور عذاب نہیں۔

اساءت ایک ایسے فعل کا نام ہے جو نہایت مذموم ہو اور کرنے والا مستحق عذاب ہو اور کبھی کرلے تو بھی عتاب شرعی کا مورد ضرور ہو۔

مکروہ تحریمی وہ ہے جس کے سرزد ہونے سے عبادت میں نقص آ جاتا ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن اس گناہ کا درجہ حرام سے کم ہے۔ حرام قطعی وہ فعل ہے جس کا کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اجتناب فرض قطعی ہے اور اسے حلال جاننے والا کافر۔

فلسفۂ وضو

سوال: وضو میں جو جو امور ہیں وہ سب تو فرض نہیں لیکن ان پر پابندی ایسی ہی ہے جیسے فرض کی۔ ذرا اس کا مختصر فلسفہ بتادیں تا کہ ذہن نشین ہو سکے؟

جواب: وضو میں فرض تو چار ہی ہیں جو قرآن کریم سے ثابت ہیں۔

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط یعنی جب نماز پڑھنا چاہیں تو اول منہ دھوئیں پھر ہاتھ کہنی تک اور سروں کا مسح کریں اور پیر ٹخنوں تک دھوئیں۔

سوال: جب فرض چار ہی ہیں تو پہنچوں تک ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی دینا، اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: نجار یعنی ترکھان سے جب ایک صندوق بنواتے ہیں تو ضرورت آپ کو صندوق کی ہے لیکن تختہ اول خریدتے ہیں اور تختوں کو دیکھتے ہیں کہ صاف سیدھے ستھرے ہوں۔ پھر ترکھان صندوق بنانے سے قبل رندا، برما، بسولا، آری سب کے دانتے اور دھار تیز کرتا ہے پھر صندوق بنانا شروع کرتا ہے یہ کس غرض سے۔

سوال: چونکہ اوزاروں کی صفائی پر اس چیز کا صاف بننا موقوف ہے اس لئے اول اوزارات کی دھاریں درست کرتا ہے۔

جواب: پھر سمجھ لیجئے چونکہ وضو کی تکمیل صاف پانی پر موقوف ہے اس لئے اول پانی کے جانچنے کو یہ سب فعل ہیں تا کہ ادائے فرض میں کوئی نقص نہ رہ جائے۔

سوال: پانی کے جانچنے کو ہاتھ دھونا، کلی کرنا میں نہیں سمجھ سکا کہ کیسے لازم ہوئے؟

جواب: طاہر پانی کے لئے رنگ بو مزہ ہی دیکھتے ہیں یا کچھ اور۔

سوال: بے شک دیکھا تو یہی جاتا ہے لیکن ان افعال سے ان چیزوں کا موازنہ کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب: ایسے ہوتا ہے کہ قدرت کی طرف سے ہر انسان کو ذائقہ شے معلوم کرنے کے لئے قوۃ ذائقہ عطا کی گئی ہے اور بو معلوم کرنے کو قوت شامہ اور رنگ دیکھنے کو باصرہ، ذائقہ کا تعلق مسوڑھوں اور تالو اور زبان سے ہے۔ شامہ کا تعلق ناک سے ہے۔ باصرہ کا تعلق آنکھ سے ہے اور ان سب تک پہنچانے کا آلہ ہاتھ ہے، تو مالک شریعت نے پہلے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس آلہ کو دھلوا کر مسنون کیا تا کہ آلہ کی صفائی کا اطمینان ہو جائے۔ اگر ہاتھ نہ دھوئے جاتے تو ممکن تھا اس ہاتھ میں رنگ ہوتا یا نمک یا کوئی بودار چیز اور اس سے شبہ پڑ جاتا۔ لہٰذا اول ہاتھ دھوئے گئے جب آلہ جانچ کرنے والا صاف ہو گیا تو اس کے ذریعہ منہ کو پانی پہنچایا تا کہ وہ چکھ کر بتائے، ذائقہ کیسا ہے پھر اسی آلہ یعنی ہاتھ کے ذریعہ شامہ یعنی ناک کو پانی پہنچایا کہ وہ بتائے کہ بو کیسی ہے۔ اس اثناء میں باصرہ نے متعدد بار دیکھ لیا کہ رنگ ٹھیک ہے اور اداء فرض کے قابل پانی ہے، تو اب منہ دھویا جو فرض تھا۔

سوال: یہ بات تو سمجھ میں آ گئی لیکن تین بار کلی اور تین بار ناک میں پانی ڈالنا اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: ایک بار دو بار کا موازنہ مشتبہ رہتا ہے اور تین کا عدد عرف عام میں اتنا مستحکم ہے کہ غیر عورت کو تین بار کے ایجاب وقبول سے بیوی بنا دیتا ہے اس لئے اس یقین کو مستحکم کرنے کے لئے بانیٔ اسلام سیدِ انام صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار کے عدد کو مسنون فرمایا۔

وضو مسنون از حدیث صحیح

سوال: یہ طریقہ مروجہ پر جو وضو ہے کیا اس کے متعلق کوئی حدیث بھی ہے؟

جواب: ہاں ہے۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی ہے اور مشکوٰۃ میں بھی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہے۔

أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمَرَافِقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمَرَافِقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْمَا شَيْءٌ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (متفق علیه)

سوال: اس کا خلاصہ ترجمہ بھی بتا دیں؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا:

(۱) اول دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے۔

(۲) پھر مضمضہ یعنی کلی فرمائی۔

(۳) پھر ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا۔

(۴) پھر منہ تین بار دھویا۔

(۵) پھر داہنا یعنی سیدھا ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا۔

(۶) پھر بایاں یعنی الٹا ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا۔

(۷) پھر تمام سر کا مسح فرمایا۔

(۸) پھر داہنا پیر تین بار دھویا۔

(۹) پھر بایاں پیر تین بار دھویا۔

پھر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اسی طرح وضو فرماتے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا جو وضو میری طرح کرے اور دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے اور پھر فرض تک کوئی بات نہ کرے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرماتا ہے۔

فضائل وضو

سوال: وضو کی فضیلت میں زیادہ نہیں تو ایک دو حدیث تو سنا دیں؟

جواب: گزشتہ حدیث میں طریقہ وضو کے ساتھ اخیر میں فضیلت بھی موجود ہے لیکن ایک دو حدیث اور بھی سہی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاءَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ ۔ (متفق علیہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہ طریق حسن وضو کرے۔ اس کی خطائیں اس کے جسم سے خارج ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے تک کی خطائیں نکل جاتی ہیں۔ (مشکوۃ بخاری و مسلم)۔

سوال: کسی حدیث میں ستبعث امتی غوا معجلین من اثار الوضوء بھی تو آیا ہے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: یہ حدیث کا ٹکڑا ہے۔ امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بروز

قیامت میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ اس کے منہ اور ہاتھ پیر برکت وضو سے روشن اور منور ہونگے تو جس سے ہو سکے اس کو زیادہ کرے۔

سوال: اس نور کو زیادہ کرے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: یہی کہ وضو بالاستیعاب کرے ہر عضو کو اچھی طرح دھوئے۔

سوال: اچھی طرح دھونا اور معمولی دھونے میں کیا فرق ہے؟

جواب: شرعاً دھونے کے معنی اس وقت صحیح ہو جائیں گے جبکہ عضو کے حصہ سے کم از کم دو قطرہ پانی بہہ جائے اور اگر اعضاء کو فقط پانی کی مالش سے تر کر لیا تو یہ دھونا نہیں ہے اور اس سے وضو یا غسل صحیح نہ ہوگا۔

منہ دھونے کے مسائل

سوال: وضو کے چار فرض تو آپ بتا چکے لیکن منہ دھونا وغیرہ وغیرہ اجمالاً بتایا ان کی صحیح حدیں بتا دیں تاکہ غلطی نہ ہو۔

جواب: منہ دھونے کی حد طول میں پیشانی سے ٹھوڑی تک ہے اور عرض میں ادھر کے کان سے ادھر (دائیں سے بائیں) کان تک۔ اس حد میں ہر حصہ پر ایک دفعہ پانی بہانا فرض ہے۔

سوال: پیشانی سے ٹھوڑی کی حد سمجھ میں نہیں آئی۔ بہ تفصیل بتائیں کہ پیشانی کہاں سے شروع ہوتی ہے؟

جواب: جہاں سے بال اگتے ہیں وہاں سے پیشانی شروع ہے۔

سوال: اکثر لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے سر کے آگے بال اگتے ہی نہیں۔ چندیا مثل تانبہ کے ہوتی ہے اور بعض کے ایسا ہوتا ہے کہ بال جھڑتے جھڑتے پیشانی جیسا ہو جاتا ہے ان کے منہ کی حد کیا ہوگی؟

جواب: حکم بہ اعتبار اکثریت کے ہوتا ہے اس کے منہ کی حد وہی ہے جو عوام کی ہے عوارض کے سبب سے حد میں فرق نہیں آئیگا۔

سوال: بعض کے بال اگتے اگتے پیشانی پر آ جاتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہی حکم جو عوام کے لئے تھا۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ زائد بالوں کے نیچے پانی پہنچائے اور پیشانی کی حد تک پورا وضو کرے۔

سوال: ایک سوال یہ اور باقی ہے کہ جب منہ کی حد ٹھوڑی کے نیچے تک ہے، تو ڈاڑھی منڈانے والا تو وہاں تک دھوئے گا مگر ڈاڑھی والا کیا کرے اس کے تو بال ہی تر ہونگے۔

جواب: اگر ڈاڑھی مونچھ بھون وغیرہ کے بال اس قدر زیادہ ہیں کہ جلد نظر نہیں آتی تو ایسے شخص کو جلد کا دھونا فرض نہیں۔ بالوں کو تر کر لینا اور دھو لینا ادائے فرض کو کافی ہوگا اور اگر ایسے بال ہیں کہ جِلد نظر آتی ہے، تو ایسی صورت میں جِلد کا دھونا فرض ہے۔

سوال: ہونٹ مل جانے کے بعد جو حصہ نظر آتا ہے وہ غسل وضو میں تر کرنا چاہئے یا ہونٹ کھول کر؟

جواب: ہونٹوں کا وہ حصہ جو لب بند کرنے کے بعد نظر آتا ہے۔ وہ غسل وجہ میں داخل ہے اور اسی حصہ کا دھونا وضو میں فرض ہے لیکن اگر ہونٹ زور سے بند کئے جائیں گے تو کچھ وہ حصہ بھی اس میں چھپے گا جس کا دھونا وضو میں فرض تھا لہٰذا منہ دھوتے وقت زور سے ہونٹ بند نہ کئے جائیں۔

سوال: کنپٹی بھی منہ دھونے میں ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: کنپٹی کا وضو میں دھونا فرض ہے؟

سوال: منہ دھوتے وقت آنکھ بند کر لی جاتی ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

جواب: آنکھوں کو زور سے بند نہ کرے اور پپوٹے یعنی آنکھ کے ڈھیلے کے اندرونی حصہ کا دھونا فرض نہیں ہے۔

سوال: آنکھ کی پلکیں جبکہ آشوب چشم ہو یا ڈھلکہ تو پانی اور غلیظ مواد سے چپک جاتی ہیں۔ انہیں دھوئے یا محض پانی بہالے۔

جواب: ان کا دھونا ضروری ہے اور اس قدر دھونا ضروری ہے کہ اس کے علم میں پلکیں صاف ہو جائیں۔

ہاتھ دھونے کے مسائل

سوال: منہ (دھونے) کا فرض تو سمجھ میں آ گیا۔ اب ہاتھ کہنیوں تک دھونا اس کے کیا معنی ہیں۔ ہاتھ مع کہنی کے دھوئیں یا کہنی تک؟

جواب: یہ سوال اصولی ہے۔ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ کے معنی یہی ہیں کہ ہاتھ مع کہنی کے دھوئے جائیں اور بعض جو کہتے ہیں کہ الی غایت کے لئے ہے اور غایت تحت مغیا نہیں ہوتی۔ یہ غلط ہے بلکہ اصول یہ ہے کہ اگر غایت جنس مغیا سے ہو تو تحت مغیا ہوا کرتی ہے اور اگر جنس مغیا سے نہ ہو تو تحتِ مغیا نہیں ہوتی ہے، تو خلاصہ تقریر یہ ہوا کہ کہنی جو غایت ہے وہ ہاتھ کی جنس سے ہے اور ہاتھ مغیا ہے۔ لہٰذا اسے داخل مغیا ہونا ضروری ہوا اسی بنا پر فقہا نے ہاتھ کے ساتھ کہنی دھونا فرض بتایا اور ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ میں چونکہ دن علیحدہ ہے اور رات اس کی جنس سے نہیں تو روزہ دار کے لئے دن کے رخصت ہونے کے ساتھ افطار کا حکم ملا اس لئے کہ غایتِ جنس مغیا سے نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رات بعد افطار کا حکم نہیں۔ بلکہ دن پورا ہوتے ہی افطار کا حکم ہے۔

سوال: اگر کہنی سے ناخن تک کا کوئی حصہ ذرا بھی خشک رہ جائے تو کیا وضو نہ ہوگا؟

جواب: بے شک نہیں ہوگا اس لئے کہ ناخنِ دست سے لے کر کہنی تک ہر حصہ کا دھونا فرض ہے۔

سوال: اکثر عورتیں مندری (انگوٹھی) پہنے ہوتی ہیں۔ بعض کے ہاتھ میں پہونچیاں کنگن وغیرہ ہوتے ہیں۔ اگر یہ چیزیں ہاتھ یا انگلی میں پہنی ہوئی ہیں تو کیا کرے؟

جواب: اگر ڈھیلی ہیں تو ہلا کر پانی بہادے اور اگر اتنی تنگ ہیں کہ ہلانے سے پانی نہیں بہتا تو اتارے بغیر وضو نہ ہوگا۔

سوال: ناخنوں میں بعض غیر محتاط لوگوں کے میل بھرا ہوتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: میل تو معاف ہے لیکن عورتیں آٹا گوندھ کر جو بے احتیاطی سے ہاتھ دھو لیتی ہیں اور ناخن پر آٹا سوکھ جاتا ہے۔ اس کا ہٹانا ضروری ہے اگر نہ ہٹائے تو بھی وضو تو ہو جائے گا مگر بہتر ہٹا لینا ہے۔

مسح کی تعریف اور مسائل

سوال: مسح کسے کہتے ہیں؟

جواب: موضع[1] حدث[2] پر تری پہنچانے کو مسح کہا جاتا ہے بشرطیکہ وہ تری غیر مستعمل ہو۔

سوال: اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: یعنی ہاتھ تر کر کے ایک عضو کا مسح کیا پھر اسی تر ہاتھ سے دوسرا مسح صحیح نہ

[1] اعضاء [2] بے وضو ہو جانا

ہوگا اس لئے کہ وہ تری مستعمل ہو چکی۔

سوال: سر کے مسح کی احناف کے یہاں کتنی حد ہے؟

جواب: چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔

سوال: یہ مسح کرتے وقت نیا پانی لے کر ہاتھ تر کرے یا کیا؟

جواب: اعضاء کے دھونے سے اگر تری باقی رہی ہے اس سے بھی مسح سر ہو سکتا ہے اور اگر دوبارہ ہاتھ تر کر کے مسح کرے جب بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

سوال: سر پر مسح سر کھول کر کرنا ضروری ہے یا ٹوپی وغیرہ عمامہ پر بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: اول بتا دیا ہے کہ موضع حدث پر تری پہنچانا مسح ہے پھر عمامہ ٹوپی پر مسح کیونکر ہو سکتا ہے ٹوپی عمامہ ہٹا کر مسح کرنا ضروری ہے۔

سوال: اگر سر پر بال ہوں تو کیا کرے؟

جواب: بالوں پر مسح کرے اس لئے کہ وہ سر کی جنس سے ہیں۔

پاؤں دھونے کے مسائل

سوال: پاؤں کہاں تک دھونا فرض ہیں؟

جواب: پاؤں مع ٹخنوں کے ایک بار دھونا فرض ہیں۔

سوال: پاؤں کی انگلیوں میں اگر چھلہ وغیرہ ہو تو اس کو بھی اتارنا یا پھرانا ضروری ہے؟

جواب: ہاں بعینہ وہی حکم ہے جو ہاتھ کی انگلیوں کے لئے تھا۔

سوال: ناف ٹلنے کی وجہ میں اکثر پیر کے انگوٹھے میں سخت ڈورا باندھ دیتے ہیں اس کے لئے کیا حکم ہے۔

جواب: اگر اس کے نیچے پانی پہنچ سکتا ہے، تو خیر ورنہ اگر یہ سخت بند ہے کہ پانی کی تری نہ پہنچے تو وضو نہ ہوگا۔

وضو کے مسنون احکام

سوال: وضو شروع کرتے وقت کچھ پڑھنا بھی ہے یا نہیں؟

جواب: اول نیت وضو کرنا چاہئے پھر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا سنت ہے۔

سوال: اگر بڑا برتن ہے، تو کیا اس میں ہاتھ ڈال کر پانی نکال لے؟

جواب: ہرگز نہیں بلکہ یوں کرے کہ پہلے بائیں ہاتھ کی صرف انگلیوں سے پانی اس طرح لے کہ ہتھیلی اس پانی میں نہ بھیں گے اور اس پانی سے داہنا ہاتھ دھوئے اب اس دھلے ہوئے ہاتھ سے اچھی طرح پانی نکال سکتا ہے۔

سوال: انگلیاں بغیر دھلی ڈالنے کی اجازت اور ہتھیلی ڈالنے کی ممانعت یہ کیوں؟

جواب: وضو کے لئے ماء[1] غیر مستعمل کی ضرورت ہے۔ انگلیاں بہ ضرورت ڈالنی جائز رکھی گئیں اگر یہ بھی جائز نہ رکھی جاتیں تو بغیر کسی گلاس یا برتن وضو ہی نہ ہو سکتا لہٰذا انگلیاں ڈالنا بوجہ ضرورت جائز ہوا۔

سوال: تو پھر ہتھیلی ڈالنے سے وہ پانی مستعمل کیوں ہو جائے گا؟

جواب: اس لئے کہ ضرورت تو انگلیاں ڈالنے سے بھی پوری ہو جاتی ہے لہٰذا بلا ضرورت ہتھیلی ڈالنے سے پانی مستعمل ماننا پڑے گا اور دھلا ہوا حصہ جو ڈالنا جائز ہے وہ اس لئے کہ وہ اگر پانی میں گیا تو پہلے دھل چکا تھا۔ اب پانی نے کیا دھویا جو مستعمل ہو جاتا اس لئے دھلا ہوا عضو اگر پانی میں ڈالا جائے تو وہ پانی کو مستعمل کے حکم میں نہ کرے گا اور بغیر دھلا اگر ڈالا جائے تو چونکہ وہ اس پانی میں دھلا اس لئے پانی مستعمل ہو گیا اور وضو کے قابل نہ رہا۔

[1] پانی۔

مسواک کے احکام

سوال: کیا مسواک بھی وضو کی سنتوں میں سے ہے؟

جواب: کم سے کم تین بار دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے دانتوں پر مسواک کرنا مسنون ہے اور ہر بار مسواک کر کے دھونا بھی مسنون ہے۔

سوال: مسواک کس درخت کی ہونی چاہئے؟

جواب: ہندوستان میں پیلو، نیم یا تلخ درختوں میں سے کسی درخت کی ہو علاقہ عرب میں زیتون کی بھی مل جاتی ہے میوے یا خوشبودار درخت کی نہ ہو۔

سوال: اس میں کیا حکمت ہے کہ تلخ درخت کی ہو میوے دار درخت کی نہ ہو؟

جواب: امراض دندان میں تلخ درخت کی چھالیں مفید (جراثیم اور کیڑا کش) ہوتی ہیں میوہ دار درخت کی چھالیں مولدِ کرم ہیں یہ سبب ہوگا۔

سوال: کیا مسواک کے طول میں بھی کوئی امر مسنون ہے؟

جواب: ہاں! ایک بالشت طویل ہو اس سے زیادہ کو پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا گیا؟

سوال: مسواک کس ہاتھ سے کرے؟

جواب: داہنے یعنی سجے ہاتھ سے

سوال: اس کو کس طرح پکڑے؟

جواب: چھنگلی انگلی مسواک کے نیچے اور تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو مٹھی نہ باندھیں۔

سوال: دانتوں پر چاہے جس طرح مسواک کرے یا اس کی بھی کوئی صورت ہے؟

جواب: دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کی جائے لمبائی میں نہیں اور چت لیٹ کر بھی مسواک نہ کی جائے۔

سوال: مسواک منہ میں پہلے داہنی طرف کرے یا چاہے جس طرف؟

جواب: مسنون تو یہی ہے کہ داہنی طرف سے ہر فعل شروع کرے حدیث میں ہے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیامن حتی التنعل والترجل ۔*

سوال: اگر مسواک نہ ہو تو مسنون طریقہ دانت دھونے کا کیا ہے؟

جواب: مسواک نہ ہو تو اس کے ثواب سے محروم رہے گا اور ایسی صورت میں انگلی سے دانت مانجھے (اچھی طرح ملے) اور جس کے دانت نہ ہوں وہ مسواک یا انگلی مسوڑھوں پر پھیر لے۔

سوال: مسواک کرنا نماز کے لئے سنت ہے یا وضو کے لئے؟

جواب: وضو کے لئے ہے مسواک کو نماز کی سنتوں سے کوئی تعلق نہیں۔

سوال: ایک شخص ایک وضو سے چند نمازیں پڑھ رہا ہے' تو اس حساب سے مسواک ہر نماز کے لئے تازہ کرنی ضروری نہیں؟

جواب: ہاں! ضروری نہیں' اس لئے کہ وہ سنت وضو کی ہے مگر اگر حقہ وغیرہ پیاز کھانے سے منہ میں کوئی اثر بو کا ہو گیا ہے' تو اس کے دفع کرنے کے لئے مسواک مستقل سنت ہے۔ سوال: ایک شخص نے وضو کے وقت مسواک نہ کی تو اب نماز پڑھنے سے پہلے اگر مسواک کرلے تو ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں مسواک کرنے کا ثواب ملے گا۔

---

* دور جدید میں ڈینٹل سرجن ٹوتھ برش کرنے کا یہی طریقہ بتاتے ہیں جو سنت طریقہ ہے۔

بقیہ سنن وضو

سوال: پونچوں تک ہاتھ دھو کر کلی کرتے ہوئے مسواک کر کے پھر کیا کرے؟

جواب: تین بار پانی داہنے ہاتھ کے چلو میں لے کر تین دفعہ ناک میں اتنا پانی چڑھائے کہ ناک کی جڑ تک جسے خیشوم کہتے ہیں، پہنچ جائے۔

سوال: خیشوم کس جگہ ہے؟

جواب: ناک میں بال اگنے کی جگہ کے اوپر خیشوم ہے یا یوں سمجھو کہ ناک کی ہڈی جسے بنسیا کہتے ہیں اس کے ختم تک یعنی دونوں بھوؤں کے درمیانی سوراخ تک پانی چڑھانا مسنون ہے۔

سوال: کیا روزہ دار کا روزہ اس سے خراب نہ ہوگا اس لئے کہ وہاں تک پانی پہنچ کر ضرور حلق میں گر جائے گا۔

جواب: روزہ دار کے لئے نرم گوشت تک احتیاط سے پانی لینے کا حکم ہے اس کو سونگھنا نہیں ہے۔

سوال: پھر کیا کرے یعنی جب داہنے ہاتھ سے ناک میں تین بار پانی چڑھالیا اب کیا کرے؟

جواب: اب بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ یہ آٹھ سنت وضو کی ختم ہوگئیں۔

سوال: انکو ایک بار پھر نمبر وار بتادیں۔

جواب: اول۔ نیتِ وضو کرنا۔ دوئم بسم اللہ سے وضو شروع کرنا۔ سوئم۔ ہاتھوں کو پونچوں تک تین بار دھونا' چہارم۔ مسواک کرنا' پنجم۔ کلی تین بار کرنا' ششم۔ داہنے ہاتھ سے پانی ناک میں سونگھنا' ہفتم۔ تین بار نئے پانی سے ناک میں پانی چڑھانا' ہشتم۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

سوال: منہ دھونا تو فرض تھا اس کے عرض وطول کی حد بھی معلوم ہو چکی۔ اب

مسنون طریقہ سے منہ دھونے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: یہ نویں سنت وضو کی ہے کہ منہ دھوتے وقت ڈاڑھی کا خلال کرے۔

سوال: خلال کس طرح کرے؟

جواب: گردن کی طرف سے انگلیاں ڈاڑھی میں داخل کر کے سامنے نکالے۔

سوال: اگر حج کا موقع ہو اور احرام میں وضو والا ہو تو کیا بال ٹوٹنے سے اس پر کوئی جرم نہ بنے گا۔

جواب: مُحْرِمْ (احرام والا) کے لئے خلال کا حکم ہی نہیں ہے۔

سوال: بقیہ تمام سنن وضو بتادیں؟

جواب: دسویں ہاتھ اور پیروں کا خلال کرے۔

سوال: اس میں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح کرے؟

جواب: بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے جسے عربی میں خنصر اور اردو میں چھنگلی کہتے ہیں۔داہنے پاؤں کی چھنگلی انگلی سے خلال شروع کرے اور بائیں پیر کے انگوٹھے پر ختم۔

سوال: تو اس حساب سے داہنے پیر کا خلال تو چھنگلی انگلی سے شروع ہو کر انگوٹھے پر ختم ہوگا اور بائیں پیر کے انگوٹھے سے شروع ہو کر چھنگلی پر ختم ہوگا۔

جواب: ہاں

سوال: میں نے بعض علماء سے سنا ہے کہ پیر کی انگلیوں کا خلال پیر دھوتے وقت وضو میں فرض ہے کیا یہ غلط ہے؟

جواب: وہ اس صورت میں فرض ہے جبکہ پیر کی انگلیاں اتنی ملی ہوئی ہوں کہ پانی بغیر خلال ان میں نہ پہنچ سکتا ہو اور درحقیقت خلال فرض نہیں ہے بلکہ گھائیوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ عام اس سے کہ خلال کے ذریعہ پہنچائے یا گھائیاں کھول کر

گیارہویں سنت یہ ہے کہ وضو میں دھوتے وقت ہر عضو کو تین بار دھویا جائے۔

بارہویں سنت یہ ہے کہ پورے سر کا مسح کرے۔ تیرھویں یہ کہ کانوں کا مسح کرے۔ چودھویں یہ کہ ہر عضو ترتیب وار سے دھوئے یعنی پہلے ہاتھ دھوئے پھر کلی کرے پھر ناک میں پانی چڑھائے۔ پھر منہ دھوئے پھر کہنیوں تک ہاتھ، پھر سر کا مسح پھر پیر، پندرھویں سنت یہ ہے کہ ڈاڑھی کے ان بالوں کا بھی مسح کرے جو منہ کے دائرے سے نیچے ہیں۔ سولہویں سنت یہ ہے کہ اعضاء وضو اس طرح دھوئے کہ وضو ختم ہونے پر کوئی عضو خشک نہ ہو جائے یعنی ہر عضو پر پانی کی تری رہے۔

سر کے مسح کا طریقہ

سوال: سر پر مسح کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: پانی کی نمی ہاتھوں کو دیکر پیشانی کی طرف تین تین انگلیاں بال اگنے کی جگہ سے پھیرتا ہوا گردن کی طرف لے جائے اور تین انگلیاں انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے علاوہ ہوں پھر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کو علیحدہ کئے ہوئے ہتھیلی دونوں ہاتھوں کی سر پر پھیرتا ہوا واپس پیشانی کی طرف لائے۔ پھر کلمہ کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے تمام خانوں میں صفائی کرے۔

مستحبات وضو

سوال: وضو کے مستحب افعال بھی بتادیں؟

جواب: ۱- ہر عضو کو داہنی جانب سے دھونا۔ ۲- جب مسح کر چکے تو انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا۔ ۳- منہ دھوتے وقت دونوں رخساروں کو ایک ساتھ دھونا۔ ۴- دونوں کانوں کا مسح، ایک ساتھ کرنا۔ ۵- ڈاڑھی کے وہ بال جن کا مسح سنت ہے انہیں دھونا۔ ۶- وضو کرتے وقت قبلہ رو ہونا۔ ۷- اونچی جگہ وضو کے لئے بیٹھنا۔ ۸- وضو کا پانی پاک جگہ گرنا یعنی پاک جگہ وضو کرنا۔ ۹- اعضاء دھوتے وقت

ہر عضو پر ہاتھ پھیرنا۔ ۱۰- ہر عضو کو دھونے سے پہلے اس پر پانی تیل کی طرح مل لینا علی الخصوص موسم سرما میں۔ ۱۱- اگر ایک ہاتھ والا وضو کرے تو منہ پہلے داہنی طرف سے دھوئے۔ ۱۲- ایک ہاتھ والا مسح بھی داہنی طرف سے کرے۔ ۱۳- وضو کے لئے اپنے ہاتھ سے پانی لے۔ ۱۴- دوسرے وقت کے وضو کے لئے پانی بھر کر رکھ دے۔ ۱۵- وضو میں بلا ضرورت دوسرے آدمی سے مدد نہ لے۔ ۱۶- انگوٹھی اگر ڈھیلی بھی ہو تو اسے حرکت دے کر اس کے نیچے پانی بہائے۔ ۱۷-: وقت سے کچھ پہلے وضو کر کے نماز کے لئے تیار رہے۔ ۱۸- اطمینان سے وضو کرے۔ ۱۹- کپڑوں کو ٹپکتے ہوئے قطراتِ وضو سے محفوظ رکھے۔ ۲۰- کانوں کا مسح کرتے وقت چھنگلی انگلی کو پھر پانی سے تر کرے۔ ۲۱- وضو کے وقت ہر عضو کے دھونے میں اس کے غسل کا پورا پورا خیال رہے۔ ۲۲- وضو مٹی کے برتن سے کرنا۔ ۲۳- وضو کے برتن کو بائیں جانب رکھنا۔ ۲۴- وضو کا برتن، گر تانبے کا ہو تو قلعی کرا کر استعمال کرنا۔ ۲۵- وضو اگر طشت میں پانی بھر کر کرے تو داہنی طرف رکھے۔ ۲۶- لوٹے میں اگر دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھوئے۔ ۲۷- ہاتھ لوٹے کے دستہ پر رکھے منہ پر نہ رکھے۔ ۲۸- داہنی ہاتھ سے کلی کرے۔ ۲۹- بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ ۳۰- چھنگلی انگلی ناک میں پھرائے۔ ۳۱- پاؤں بائیں ہاتھ سے دھوئے۔ ۳۲- منہ دھوتے وقت ماتھے پر اس طرح پانی ڈالے کہ سر کے بالوں کا کچھ حصہ بھی بھیگ جائے۔ ۳۳- دونوں ہاتھوں سے منہ دھوئے۔ ۳۴- ہاتھ دھونے میں انگلیوں سے دھونا شروع کرے۔ ۳۵- ہاتھ منہ، پیر، کہنی وغیرہ کو اپنی حد سے زیادہ دھونا یعنی ہاتھ کہنی سے زیادہ آدھے بازو تک اور پیر ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک۔ ۳۶- ہر عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہئے تاکہ قطرات وضو کپڑوں پر نہ ٹپکیں۔ ۳۷- وضو کا برتن ہلکا لیا جائے۔ ۳۸- دل میں جو وضو کی نیت

کرے اسے زبان سے بھی کرے۔ ۳۹- ہر عضو کے دھوتے وقت نیت وضو دل میں یاد رکھے۔ یہ انتالیس مستحبات وضو ہوئے۔

سوال: ہاتھ دھوتے وقت بسم اللہ کہنا تو سنت تھا اس میں مستحب کچھ اور بھی ہے یا نہیں؟

جواب: بسم اللہ کے بعد جو درود یاد ہو وہ پڑھے اور اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ پڑھنا مستحب ہے۔

سوال: اعضاء وضو دھوتے وقت کچھ دعائیں بھی تو پڑھی جاتی ہیں کیا وہ ضروری نہیں؟

جواب: وہ سب مستحب ہیں پڑھ لے تو وضو کی برکت اور انوار ترقی یافتہ ہو جاتے ہیں۔

سوال: وہ سب دعائیں اور بتا دیں؟

جواب: کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ ناک میں پانی چڑھاتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ۔ منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ۔ داہنا یعنی سجا ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا کہ بایاں یعنی بائیاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔ سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ کانوں کو مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔ دائیاں یعنی سیدھا پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ بایاں یعنی اُلٹا پیر دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلِیْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔

سوال: اگر یہ دعائیں یاد نہ ہوں تو ثواب مستحبات سے محروم یا اس کا کچھ بدل بھی ہے؟

جواب: اگر دعائیں یاد نہ ہوں تو جو درود یاد ہو وہی پڑھتا رہے۔ اس میں دہری فضیلت ہے ایک درود خوانی کی دوسری وضو کی برکت کی۔

سوال: وضو سے فارغ ہو کر کچھ پڑھنا ہے یا نہیں؟

جواب: وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ دعا پڑھتا ہوا کھڑا ہو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ پھر فضالۂ وضو کھڑے ہو کر پی لے کہ اسے امراض انسان کے لئے شفا فرمایا ہے۔

سوال: فضالۂ وضو کیا ہے؟

جواب: وضو کا بچا ہوا پانی۔

سوال: میں نے بعض کو دیکھا ہے کہ آسمان کی طرف...... کلمہ کی انگلی کا اشارہ کر کے کچھ پڑھتے ہیں اس کی کچھ اصلیت ہے؟

جواب: ہاں یہ بھی فعل مستحب ہے لیکن انگلی کا اشارہ محض فعل عبث ہے۔

سوال: وہ کیا پڑھتے ہیں اس کو مفصل بتادیں؟

جواب: وضو کا بچا ہوا پانی پی کر اول آسمان کی طرف منہ کر کے پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ پھر کلمہ شہادت پڑھ کر سورہ انا انزلنا پڑھے۔

سوال: وضو کر کے اعضا کپڑے سے پونچھ لینا کیسا ہے؟

جواب: حدیث میں مَاءُ الْوُضُوْءِ تُوْزَنُ آیا ہے کہ وضو کا پانی بھی اعمال کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔ بنا برایں بلاضرورت نہ پونچھے تو اچھا ہے اس کے بعد اگر اوقاتِ مکروہ میں سے وقت نہ ہو تو دو رکعت بہ نیت تحیۃ الوضو پڑھنا بھی مستحب ہے اس کی نیت دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضو کی جائے گی۔

مکروہات وضو

سوال: سنت اور مستحب تو وضو کے معلوم ہو گئے اب وہ چیزیں اور بتادیں جن سے وضو مکروہ ہو جاتا ہے اور مکروہ کس قسم کے فعل کو کہتے ہیں۔ یہ بھی بتادیں؟

جواب: ہر سنت کا ترک مکروہ ہے اور ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

سوال: اب مکروہات وضو اور بتادیں؟

جواب: (۱) وضو میں بلاضرورت دنیاوی بات کرنا مکروہ ہے (۲) وضو میں زیادہ پانی خرچ کرنا مکروہ ہے (۳) وضو میں اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو مکروہ ہے (۴) وضو میں منہ پر پانی مارنا مکروہ ہے بلکہ منہ دھونا چاہئے۔ (۵) وضو میں منہ پر پانی ڈالتے وقت منہ سے پھونک مارنا مکروہ ہے (۶) وضو میں ایک ہاتھ سے منہ دھونا مکروہ ہے اور یہ مشابہت روافض و ہنود والی ہے (۷) وضو میں گلے کا مسح کرنا مکروہ ہے اور گردن کا مستحب (۸) وضو میں بائیں ہاتھ سے کلی کا پانی لینا مکروہ ہے (۹) وضو میں بائیں ہاتھ سے ناک میں پانی لینا مکروہ ہے (۱۰) وضو میں داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا مکروہ ہے (۱۱) وضو کے لئے اپنے واسطے کوئی خاص برتن مخصوص کر لینا مکروہ ہے (۱۲) وضو میں سر کا مسح تین جدید پانیوں سے تین بار کرنا مکروہ ہے (۱۳) وضو میں اعضاء سے وضو کے برتن میں پانی کے قطرات ٹپکانا مکروہ ہیں (۱۴) وضو میں وضو کے پانی کے اندر تھوک یا ناک کی ریزش ڈالنا مکروہ ہے (۱۵) وضو میں قبلہ کی طرف تھوکنا یا کلی کرنا مکروہ ہے (۱۶) وضو عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے کرنا مکروہ

ہے......(۱۷) وضو......نجس جگہ بیٹھ کر کرنا مکروہ ہے (۱۸) وضو مسجد کے اندر بیٹھ کرنا مکروہ ہے ہاں نالیوں یا حوض پر کیا جائے (۱۹) وضو کے لئے دھوپ کا گرم شدہ پانی استعمال کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (مکروہات کی اقسام وتعریف مختصر)

وضو توڑنے والی باتیں

سوال: اب وہ باتیں اور بتا دیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: پیشاب یا پاخانہ کی راہ سے جو کچھ بھی نکلے۔ وہ وضو توڑنے والی ہے۔ عام اس سے کہ ریاح ہو یا پاخانہ منی ہو یا مذی۔ کیڑا ہو ودی، پیشاب ہو یا پتھری

سوال: اس میں عورت مرد کے لئے علیحدہ علیحدہ حکم ہے یا ایک ہی؟

جواب: ایک حکم ہے۔

سوال: یہ ایک مسئلہ مشہور ہے کہ غیر مرد کا گھٹنہ یا ستر عورت کھلنے سے یا اپنا غیر کا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: محض بے اصل اور لغو ہے اس کا وضو پر کوئی اثر نہیں ہاں بلا ضرورت انکشافِ ستر حرام ہے۔

سوال: ستر عورت کی حد کیا ہے؟

جواب: مرد کے لئے ناف سے زانو کے نیچے (تک) سترِ عورت ہے اس کا ڈھانکنا فرض ہے اور عورت سراپا عورت ہے۔

سوال: بعض بالغ ہو کر ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی ختنہ نہیں ہوتی ایسے شخص کی پیشاب گاہ سے کوئی چیز نکلی مگر باہر نہ آئی بلکہ وہ زائد کھال جو ختنہ میں کاٹتے ہیں اس میں رہ گئی ایسی صورت میں وضو گیا یا رہا؟

جواب: وضو ٹوٹ گیا باہر آنا احلیلِ ذکر یعنی پیشاب کی نالی سے شرط ہے وہ بیان ہو چکا لہٰذا وضو پھر کرنا پڑے گا۔

سوال: مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی دوا یا کوئی چیز ڈالی تھی وہ واپس نکل آئی۔ ایسی صورت میں وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: اگر وہی چیز واپس آئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

سوال: حقنہ جسے انیما کہتے ہیں کیا گیا اور بعد میں وہ حقنہ کی دوا باہر آ گئی وضو رہا یا گیا؟

جواب: وضو ٹوٹ گیا عام اس سے کہ حقنہ کرنے کے بعد وہ دوا باہر آئے یا بلا حقنہ کوئی چیز ڈالی جائے۔ دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا۔

سوال: پیشاب گاہ کے سوراخ میں عورت یا مرد نے روئی یا کپڑا رکھا وہ باہر سے خشک تھا لیکن جب اسے نکالا تو اندر سے تر نکلا ایسی صورت میں وضو رہا یا نہیں؟

جواب: وضو ٹوٹ گیا عام اس سے کہ عورت ہو یا مرد۔

سوال: بعض دفعہ ایسی رگڑ لگ جاتی ہے کہ خون چمک آتا ہے لیکن بہتا نہیں ایسی صورت میں وضو کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خون چمکا یا ابھرا ہے بہا نہیں ہے، تو وضو نہیں جائے گا تازہ وضو کی ضرورت نہیں۔

سوال: وضو کرنے کے بعد خلال کرنے یا دانت مانجھنے کی وجہ سے مسوڑھوں میں خون کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مسواک کرنے یا دانت مانجھنے یا خلال کرنے سے اتنا خون نکل آیا کہ تھوکنے میں رنگ دے رہا ہے، تو تازہ وضو کریں اور محض خون چمکنے سے وضو پر اثر نہیں آتا۔

سوال: ناک میں انگلی ڈالنے یا آنکھ پر ہاتھ پھیرنے یا کان میں انگلی دینے سے اکثر دانہ وغیرہ ٹوٹ کر سرخی دے دیتا ہے۔ ایسی صورت میں وضو تازہ کیا جائے یا کیا؟

جواب: آنکھ میں ہاتھ پھیرنے سے دانہ ٹوٹا اور اس کی ریزش آنکھ کے اندر رہی۔ ناک میں انگلی ڈالنے سے سرخی آئی لیکن خون بہا نہیں ایسے ہی کان کے دانہ کی ریزش وہیں رہ گئی۔ ایسی صورت میں نئے وضو کی ضرورت نہیں سابقہ وضو بہ دستور رہے گا۔

سوال: زخم میں رطوبت ہے یا خون مگر حد زخم سے باہر نہیں بہا تو کیا حکم ہے؟

جواب: وضو بہ دستور ہے تازہ وضو کی ضرورت نہیں لیکن اگر اس قدر رطوبت ہے کہ یہ پونچھتا ہے اور پھر بھر آتی ہے حتیٰ کہ اس امر پر یقین ہے کہ اگر یہ رطوبت کپڑے سے نہ پونچھی جائے تو حد زخم سے باہر متجاوز ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر چہ اس کے کپڑے سے صاف کرنے کی وجہ میں رطوبت صاف جلد تک نہ آئی ہو۔

سوال: آشوب چشم یعنی آنکھ دکھنے میں جو پانی آنکھ سے بہتا ہے یہ وضو پر کیا اثر کرتا ہے؟

جواب: چونکہ وہ بہ وجہ زخم کے رطوبتِ زخم ہوکر آتا ہے وضو توڑ دیتا ہے۔

سوال: چھالا جو ہاتھ پیر وغیرہ میں ہو جاتا ہے اس میں جو پانی ہوتا ہے اس کے ٹوٹنے سے وضو رہتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: اس کا پانی ناقضِ وضو ہے چھالا ٹوٹنے یا نوچنے پر جب رطوبت بہی اُسی وقت وضو ٹوٹ جائے گا۔

سوال: ناک صاف کرتے وقت رطوبت کے ساتھ کچھ جما ہوا خون بھی آیا اس سے وضو کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جما ہوا خون ہے سیال (بہتا ہوا) نہیں لہٰذا وضو پر اس کا کچھ اثر نہیں۔

سوال: قے سے وضو ہو جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے ؟

جواب: اگر منہ بھر کے قے ہوئی ہے، تو وضو نیا کرنا چاہیئے۔

سوال: تھوک اگر منہ بھر کے آجائے تو کیا یہ بھی وضو توڑ دیگا ؟

جواب: بلغم خواہ کتنا بھی آئے ناقص وضو نہیں۔

سوال: اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ پیشاب کر کے ڈھیلے سے استنجا کیا پھر وضو کر کے نماز کو چلے تو یاد آیا کہ پانی سے پاک نہ کیا تھا۔ اب کیا کرے۔ آیا وضو بھی پھر کرلے یا صرف استنجا پاک کرلے؟

جواب: اس میں دو صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ پانی سے استنجا بہ طریق مسنون کیا ہے، تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ویسے ہی پانی سے پیشاب گاہ کو دھولیا تو وضو نہیں جائے گا لیکن اس صورت میں پھر وضو کرلے تو اچھا ہے اس واسطے کہ پانی کی برودت۔ بھی مدر بول ہوتی ہے ضرور ایک آدھ قطرہ آ ہی جاتا ہے۔

سوال: استنجا بہ طریق مسنون کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: پاؤں چوڑے رکھ کر سانس کا زور نیچے کی طرف دیئے ہوئے بیٹھ کر پانی سے استنجا کرنا مسنون ہے۔ اس میں مثانہ سے جس قدر پیشاب نالی میں آچکا ہے سب خارج ہو جاتا ہے۔ پھر قطرہ کے آنے کا احتمال بھی نہیں رہتا۔

سوال: بعض سے سنا ہے کہ نماز میں ہنسنے سے وضو جاتا رہتا ہے؟

جواب: ایک ہنسنا ایسا ہوتا ہے کہ اس کی آواز خود بھی سنے اور پاس والا بھی سنے اسے قہقہہ کہتے ہیں اس سے نہ صرف وضو جائے گا بلکہ نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔ ایک ہنسنا ایسا ہوتا ہے کہ خود سنے مگر پاس والا نہ سن سکے تو ایسی صورت میں وضو تو نہ ٹوٹے گا مگر نماز جاتی رہے گی۔ اسے محض ہنسی کہتے ہیں۔ ایک ہنسنا وہ ہے جسے مسکرانا کہتے ہیں کہ اس میں دانت ظاہر ہو جاتے ہیں۔ آواز بالکل نہیں ہوتی اس سے نماز وضو غالباً بحالہ دونوں قائم رہتے ہیں۔

سوال: افیون وغیرہ منشیات کے نشہ سے وضو پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: منشیات کے استعمال سے اتنا نشہ وضو توڑ دیتا ہے جس سے چلتے ہوئے پاؤں صحیح نہ پڑیں۔

سوال: بیہوشی، جنون غشی کی وجہ میں وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: سونے سے کس طرح وضو ٹوٹتا ہے کس کس طرح نہیں ٹوٹتا مفصل بتادیں؟

جواب: ایسی حالت میں سو جانے سے وضو جاتا رہے گا کہ سرین جمے ہوئے نہ ہوں مثلاً اکڑو سویا یا چت یا اوندھا یا کروٹ پر یا ایک کہنی پر تکیہ لگائے یا ایک کروٹ کی طرف جھک کر بیٹھے بیٹھے یا ننگی پیٹھ پر گھوڑتے کی یا دوزانو بیٹھ کر زانوں پر پیٹ رکھ کر یا چار زانو بیٹھ کر سر رانوں کی طرف جھکا کر یا اس طرح جیسے عورتیں سجدہ کرتی ہیں ان تمام صورتوں میں وضو جاتا رہے گا۔

سوال: اگر نماز میں سجدہ کے اندر یا قعدہ کے اندر نیند آ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: مذکورہ صورتوں میں سے کسی صورت پر نماز میں قصداً سو گیا تو وضو اور نماز دونوں فاسد ہیں از سر نو وضو کر کے ساری نماز پڑھنی ہوگی اور اگر بلا قصد نیند آ گئی تو وضو ٹوٹے گا۔ نماز جتنی پڑھ چکا ہے وہ رہے گی جتنی گئی ہے یعنی جس رکن میں نیند آ گئی تھی وہاں سے ادا کرے۔

سوال: اگر ایسی صورت میں ہی از سر نو پڑھ لے تو کیا حرج ہے۔

جواب: افضل یہی ہے کہ از سرِ نو ہی پڑھ لے۔

سوال: اگر کرسی یا بنچ پر گھٹنے کھڑے کر کے یا دونوں پیر ایک ساتھ پھیلا کر یا دو زانو سیدھا بیٹھ کر چار زانو پالتی مار کر یا زین دار گھوڑے پر سوار ہو کر کھڑے کھڑے یا رکوع میں اگر سو جائے تو وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان سورتوں میں وضو پر کوئی اثر نہیں اور اگر نماز میں یہ صورتیں پیش

آئیں تو نہ وضو پر کوئی اثر نہ نماز پر، لیکن اگر نماز میں اتنی دیر ایک حالت میں سویا رہا کہ ایک رکن ادا ہو گیا تو اب اس رکن کا اعادہ ضروری ہے۔

سوال: بیمار لیٹے لیٹے نماز پڑھ رہا تھا۔ نیند آ گئی اب کیا حکم ہے؟

جواب: وضو جاتا رہا۔

سوال: نمازی نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے نیند کے جھونکے لے رہا ہے کہ جماعت کھڑی ہونے لگی کیا یہ بلا تجدید وضو جماعت میں شریک ہو سکتا ہے؟

جواب: اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے نیند کے جھونکوں سے وضو نہیں جاتا حتیٰ کہ اگر نیند کے جھونکے سے جھوم کر رہ گیا اور علی الفلور آنکھ کھل گئی تب بھی وضو نہ گیا۔

سوال: اگر اتنی غفلت ان جھونکوں میں غالب آ جائے کہ آواز دینے پر اس کی آنکھ کھلے تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ تو پھر قطعی سونا ہی ہوا اس میں وضو کرنا پڑے گا۔

سوال: انبیاء کرام کے لئے سونے میں بھی یہی ایک حکم ہے یا علیحدہ علیحدہ۔

جواب: انبیاء کرام کا وضو سونے سے نہیں جاتا۔ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا: قنام عینی و لاینام لقبی ہماری آنکھیں سوتی ہیں، دل نہیں سوتا۔ بنابراین ان کا سونا ہمارے جاگنے سے افضل ہے۔

متفرق مسائل متعلق وضو

سوال: غسل جنابت یعنی نہانے کی حالت ہو جانے کے بعد بعض کہتے ہیں فوراً نہانا چاہیے ورنہ کھانا پینا سب ناجائز ہے؟

جواب: غسل سے پہلے اگر کھانا ہے یا پینا یا سونا تو وضو کر لینا مسنون ہے نہ یہ کہ کھانا پینا ناجائز ہے' یہ غلط ہے۔

سوال: نابالغ بچوں پر بھی وضو فرض ہے یا کیا؟

جواب: نابالغ بچوں پر وضو فرض نہیں۔ اس لئے کہ ان پر نماز بھی فرض نہیں مگر وضو کرایا جائے نماز پڑھوائی جائے تاکہ وضو اور نماز پڑھنا بالغ ہونے تک اچھی طرح آ جائے۔

سوال: سنا ہے کہ وضو کرتے وقت کوئی خاص شیطان ہے وہ آ کر وسوسہ ڈالتا ہے اور وضو میں وہم پیدا کر دیتا ہے اس کے دفع کرنے کا بھی کوئی قاعدہ ہے یا نہیں؟

جواب: وہ شیطان دلہان نامی ہے۔ یہ صرف وضو میں آ کر وسوسہ ڈالتا ہے۔ اس کا دفع رجوع الی اللہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ سے ہو جاتا ہے۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورۃ) پڑھ کر آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ھُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٍ پڑھ لے۔ یاسُبْحَانَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ اِنْ یَّشَاءْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ پڑھے۔ اور اس میں وسوسہ کی پرواہ نہ کرے۔ طریق مسنون پر وضو کر کے اٹھ جائے تو بھی پھر وسوسہ نہیں آتا۔